پارہ 17 اقترب للناس کے نمایاں مباحث

سُوْرَۃُ الْاَنْبِيَآءِ

- سورۃالانبیاء- مکی,10-9نبوی میں نازل ہوئی۔
- اس میں 18 انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ-ان کی حیثیت، دعوت،انکی ذمہ داریاں، یہ سب توحید کی دعوت دینے والے، دیگر مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی عقائد پر زور ہے، اس میں وہ کشمکش نظر آتی ہے جو ان عقائد کے ردِ عمل میں کفارِ مکہ اور آپ ﷺ کے درمیان برپا تھی۔ اس ضمن میں جتنے اعتراضات کئے جا رہے تھے ان کا جواب دیا گیا ہے یہاں۔ اور آپ ﷺ کی مخالفانہ چالیں چلنے والوں کو زجر و تنبیہ اور بُرے نتائج کی خبر داری۔
- اس دنیا کے زوال کی تصویر کشی۔ کہ محاسبے کا دن آن پہنچا ہے اور لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ رسول کی تنبیہ سے اعراض کئے جا رہے ہیں-(A wakeup call)
- تخلیقِ کائنات اور تخلیقِ انسان کے ایک خاص مقصد کی وضاحت۔ انسان کی تخلیق کا مقصد خیر و شر کی آزمائش۔ اس کے لئے انسان کو خیر و شر کی آزادی۔ Freedom of Choices دی گئی ہے۔ کائنات کی تخلیق کھیل تماشا نہیں۔ اللہ کی منصوبہ بندی کے مطابق ہے
- آپ ﷺ کی رسالت پر اعتراض کہ ایک انسان کیسے رسول بن کر آ سکتا ہے؟ یہاں بتایا گیا کہ اس سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہیں وہ سب انسان، بشر بلکہ مرد تھے۔ کسی اور مخلوق میں سے ہم نے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا، تمام انبیائے کرام انسانی احتیاجات سے ماورا نہیں ہوتے (یہ سراسر خلافِ عقل اعتراض ہے)
- قرآن میں ہمارا ذکر۔ قرآن کے بیان کردہ کردار آج بھی اور رہتی دنیا تک رہیں گے۔ ان کا اطلاق آج کے حالات اور کرداروں پر ہوگا
- توحید کا اثبات اور شرک کی تردید۔ 1۔ کائنات کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا۔ زمین و آسمان کے خدا الگ الگ ہوتے تو ان کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ 2۔ سب رسولوں کی دعوت ایک ہی تھی۔ خدائے واحد کی طرف رجوع، 3۔ اللہ کی اولاد یا فرشتے بیٹیاں ہونے کی تردید۔ فرشتے تو اللہ کے مقربین ہیں جو سفارش کر سکیں گے
- توحید کی آفاقی دلیلیں۔ نشانیوں کا مطالبہ کرنے والوں کے جواب میں کائنات کی چند نہایت واضح نشانیوں کی طرف اشارہ کہ اگر ان کو نشانیوں کی طلب ہے تو ان نشانیوں پر کیوں نہیں غور کرتے۔ زمین و آسمان، پانی، پہاڑ، پہاڑی دروں سے استدلال۔ دن، رات، چاند، سورج کا مداروں میں چلنے سے استدلال
- مشرکین سے سوال۔ تمہارا کون سا معبود، اللہ کی گرفت سے تمہاری حفاظت کر رہا ہے، جو خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تمہاری حفاظت کیسے کریں گے؟ اور یہ بھی کہ اگر اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے کا فیصلہ کر لے تو انہوں نے اپنے بچاؤ کا کیا سامان کر رکھا ہے؟

  کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ان پر زمین تنگ ہو رہی ہے یہ دعوت پھیلتی جا رہی ہے۔ یہ بہت دیر اس زمین میں ٹک نہ سکیں گے اور اللہ تعالی اقتدار مسلمانوں کو عطا کرے گا؟
- متعدد انبیاء کا تذکرہ۔ ان کا سیرت و کردار اور ان کی دعوت۔ جلیل القدر انبیاء میں سے حضرت موسیٰ حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب) اور حضرت نوح (علیہم السلام) کا اور ان کی دعوتِ توحید اور عزیمت کا ذکر۔ پھر ان انبیاء کا ذکر جو شکر اور صبر کے کڑے امتحانوں میں ڈالے گئے اور کامیاب رہے، ان میں حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان (علیہما السلام)، ان کے صبر و استقامت اور نیک چلنی کے سبب اللہ کی رحمت میں داخل ہوئے۔ یہ سب انسان تھے۔ لغزشوں پہ توبہ و استغفار کرتے۔ صابر و شاکر تھے۔ دعوت کی دعوت دینے والے۔ جرات و عزیمت سے کام لینے والے۔
- ان انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ جو جن کے لیے نہایت تاریک اور بظاہر مایوس کن حالات کے اندر خدا کی قدرت و حکمت کی نہایت حیرت انگیز شانیں ظاہر ہوئیں۔ ان میں حضرت یونس، حضرت زکریا، حضرت یحیٰی اور حضرت عیسی و حضرت مریم (علیہم السلام) کا حوالہ دیا گیا
- دین میں اختلاف کرنے والوں کو تنبیہ۔ مختلف گروہ اور مذاہب، لوگوں کے باہمی بگاڑ کا نتیجہ ہیں۔ لوگوں نے دین میں نئی نئی بدعتیں ایجاد کیں اور ہر گروہ نے اپنی خواہشات کو دین میں داخل کر دیا۔ اس طرح سے دین کو پارہ پارہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
- آپ ﷺ کائنات کے لئے رحمت بن کر آئے (رحمۃ اللعالمین)۔ خوشخبری سنائی گئی کہ مسلمانوں کو زمین پر اقتدار حاصل ہوگا۔
- قریش کے متضاد اعتراضات اور الزامات کا ذکر اور ان کا جواب۔ متعدد انبیاء علیہ السلام کی سرگذشت کہ ان کی دعوت بھی یہی تھی۔ قریش کو متنبہ کیا گیا کہ تم سے پہلے جن قوموں نے یہ روش اختیار کی تھی ان کے دردناک انجام کی داستان تم ان کھنڈرات کے شکستہ در و دیوار سے پوچھ سکتے ہو جو تمہاری تجارتی شاہراہوں پر موجود ہیں
- قرآن کی شان اور صاحب قرآن کی عظمت کا تذکرہ: یہ وہ کتاب ہے جس میں دین و دنیا میں فلاح و کامرانی حاصل کرنے کے قاعدے مذکور ہیں جس کے ماننے والے کو کسی اور نظام حیات کی دریوزہ گری کی ذلت نہیں اٹھانی پڑتی۔ یہ کتاب ہی تمام ضروریات کے لیے کافی ہے، اس کا انکار اور اعراض یقینی محرومی کا باعث ہے

سُوْرَةُ الْحَجّ مکی ومدنی خصوصیات پہ مشتمل سورۃ۔ 24 آیات ہجرت سے پہلے اور 54 آیات ہجرت کے بعد، سفر ہجرت میں نازل ہوئیں

- سورت کے مضامین میں : مشرکین مکہ کے خلاف فردِ جرم۔ان کے خلاف جہاد و قتال کے جواز کے دلائل، مسلمانوں کو اطاعت، عبادت، دعوت و تبلیغ، جہاد و قتال اور اسلامی حکومت کے قیام کے مقاصد کو یاد رکھنے کی ہدایت
- سورت میں تین گروہوں کو خطاب کیا گیا ہے (۱) مشرکین مکہ، (۲) مذبذب اور متردد مسلمان (wavering Muslims)، (۳) مومنین صادقین
- مشرکین مکہ اور اشرافِ قریش کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک بامقصد زندگی دے کر پیدا کیا ہے۔اس مقصد کی تعلیم و تبلیغ ہر دور میں انبیائے کرام کے ذریعے ہوتی رہی ہے اور آج اسی مقصد کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا ہے
- مشرکین کے باطل عقائد کی تردید کی گئی ہے اور انھیں سراسر جہالت کی پیداوار قرار دے کر ان کے سامنے علم و فکر کی روشنی کے بعض دریچے کھولے ہیں۔
- اس سورت میں مشرکین اور اسلامی لیڈرشپ کا تقابل کیا گیا ہے، قریش کی مشرک قیادت-ظالم، منکر توحید و رسالت، بدعہد، خائن، ناشکری، علم، دلیل و برہان اور ہدایت سے محروم، باطل کی پیروکار اور علمبردار، خانۂ خدا (بیت اللہ کی تولیت کا کوئی حق نہیں رکھتی)۔ مسلمان قیادت، مظلوم، مہاجر، توحید اور آخرت پر ایمان رکھنے والی، ایک خدا کی عبادت کرنیوالی، دینِ ابراہیمی اور توحید کی وارث، حق کی پیروکار اور حق کی علمبردار، اللہ کے گھر کے جائز متولی (Legitimate custodian) ہیں
- مشرک قیادت کے خلاف اس فردِ جرم سے ان کے خلاف جہاد و قتال کے جواز (Legitimacy of war) کے لیے ذہن سازی کی گئی
- کائنات کی ہر چیز اللہ کے سامنے سجدہ ریز (مطیع)۔ زمین و آسمان کی ہر مخلوق، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چارپائے اور جو ہم نہیں جانتے سب اللہ کی عظمت اور اس کی حاکمیت کے سامنے سجدہ ریز ہیں (کسی میں سرتابی کی جرأت نہیں)۔ یہ انسان ہی ہے جو اللہ کے دیے ہوئے اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کا انکار کرتا ہے
- ان لوگوں پر تنقید کی گئی ہے جو اسلام کا نام لیتے ہیں، اپنے آپ کو مومن اور مسلمان کہلاتے ہیں لیکن جب تک انہیں اسلام کے حوالے سے آرام و راحت اور عیش و مسرت نصیب ہے تو وہ اسلام کے جانثار اور اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن جب کوئی مصیبت، مشکل اور سختی آتی ہے تو اسلام کا دامن چھڑا کر دور جا کھڑے ہوتے ہیں
- پہلی سورۃ جس میں مسلمانوں کو دفاعی جہاد کی اجازت ملی، اس سے پہلے مکی دور میں ہاتھ بندھے رکھنے کا حکم (طاقت، قوت اور ظلم کے مقابل ہتھیار نہ اٹھانے کا حکم تھا)
- اسلامی ریاست کی چار اہم ذمہ داریاں 1) نماز کا قیام، 2) اہتمام زکوۃ، 3) معروف کا حکم، 4۔ منکرات کی روک تھام (اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ..)
- اللہ کے دین کی نصرت کرنیوالوں کو نصرت کا وعدہ۔اگر وہ اللہ کے دین کے قیام کی جدوجہد کریں گے تو اللہ ان کی مدد فرمائے گا
- تکذیب کرنے والوں کی تاریخ بتا کر مشرکین کو براہِ راست ہلاکت کی دھمکی- ہلاکت اقوام کے دو اصول (۱) اللہ کی طرف سے پہلے مہلت (۲) انکار و سرکشی پر گرفت
- خالق اور مخلوق برابر نہیں ہو سکتے۔ ربوبیت اور قدرت کے دلائل، مشرکین کے شرکاء کی حقیقت۔ایک بڑی زبردست (مکھی کی) تمثیل، یہ جن قوتوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں ان کی بے بسی کا عالم تو یہ ہے کہ ایک مکھی تک نہیں پیدا کر سکتے بلکہ مکھی اگر کوئی خوراک کا ذرہ لے جائے تو وہ تک نہیں چھڑا سکتے (ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ)
- مسلمانوں کے لئے 10 نکاتی ہدایت نامہ: رکوع۔ سجود۔ عبادت۔افعالِ خیر، جہاد و قتال، دینِ ابرھیمی کی پیروی۔ شہادت دین کی انجام دہی۔ اہتمام نماز، زکوۃ۔ اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق کی بنیاد پر اجتماعیت کی تشکیل کی ہدایت
- امت مسلمہ کلی فلاح کا دارومدار۔ صحیح عقیدے۔عبادات۔اطاعت اور صحیح اجتماعی رویوں پر۔ان کے اتحاد اور جمعیت کی اصل بنیاد اعتصام باللہ (اللہ کے دامن کو پکڑنا)
- شہادت دین کے بارے میں رسول ﷺ سے بھی اور امت سے بھی الگ الگ بازپرس ہو گی۔
- دینِ اسلام میں کوئی تنگی (حرج) نہیں: اللہ نے جو منصب مسلمانوں کو عطا کیا ہے اگر وہ اس کا اہتمام کریں گے، دین کی سربلندی کا فریضہ سرانجام دیں گے تو اللہ ان کے لیے دین میں آسانی پیدا فرمائے گا، ان کے لیے مادی، علمی اور روحانی ترقی کے دروازے بھی کھول دے گا
- مسلمانوں کی اصل حیثیت کی وضاحت- اہل ایمان کے لیے " مسلم" کے نام کا اعلان کیا گیا (باقی نام اگر تم نے رکھ لیے ہیں تو یہ تمہارے گھڑے ہوئے ہیں) اور انہیں بتایا گیا کہ تم ابراہیم علیہ اسلام کے جانشین ہو، تمھیں اس منصب اور خدمت کے لیے منتخب کیا گیا ہے، تمہارا اصل کام یہ ہے کہ تم دنیا میں شہادت علی الناس کے مقام پر کھڑے کیے گئے ہو۔اب تمہارا طرز عمل ایسا ہونا چاہیے کہ تمہارے اقوال، اعمال، عادات واطوار اور کردار سے اسلام اور اس کے پیغام پر عملی شہادت دینی ہے، ان کی تمام جسمانی، ذہنی، فکری، مالی، مادی اور روحانی صلاحیتیں شہادتِ دین کے لئے وقف ہونی چاہیں

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَاجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَسَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَى النَّاسِ